نااہل کو علم سکھانے کی روایت: اس میں نااہل سے کون مراد ہے؟

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3339

تاریخ اجراء: 04 جمادی الاخریٰ 1446ھ /07 دسمبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

حدیث پاک میں ہے کہ نااہل کو علم سکھانا خنزیر کے گلے میں سونے کا ہار ڈالنے کے مترادف ہے۔ اس حدیث میں نااہل سے کون مراد ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

حدیث پاک میں نااہل کو علم سکھانے سے یا تو یہ مراد ہے کہ علم کی باتیں ایسے شخص کو بیان کرنا، جو سمجھنے سے قاصر ہو مثلاً عوام کے سامنے دقیق و باریک مسائل اور گہرے علمی نکات بیان کرنا، جنہیں وہ نہ سمجھ سکیں۔ تو اب مطلب ہو گا کہ: "وہ عالم جو عوام کے سامنے غیر ضروری اور باریک و پیچیدہ مسائل یا قابل شرح آیات و احادیث (بغیر شرح کیے) پیش کرے، وہ ایسا ہی بے وقوف ہے جیسے موتیوں کا ہار خنزیر کو پہنانے والا کہ جہلاء ایسی چیزیں سن کر انکار کر بیٹھتے ہیں۔"

یا پھر یہ مراد ہے کہ ایسے کو علم سکھانا، جس کا علم سیکھنے سے کوئی دینی مقصد نہ ہو بلکہ وہ کسی دنیوی غرض کے لئے علم سیکھتا ہو۔ یا پھر یہ مراد ہے کہ ایسے کو علم سکھانا، جو رضائے الٰہی کے لیے علم نہیں سیکھتا۔

حدیث پاک میں ہے"قال رسول اللہ -صلی اللہ علیہ وسلم-: طلب العلم فريضة على كل مسلم، وواضع العلم عند غير أهله كمقلد الخنازير الجوهر واللؤلؤ والذهب" ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہل کو علم سکھانے والا، سور کے گلے میں جواہرات، موتیوں اور سونے کا ہار ڈالنے والے کی طرح ہے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث 224، ج 1، ص 81، دار إحياء الكتب العربية)

ملا علی قاری علیہ الرحمہ مذکورہ حدیث کے تحت فرماتے ہیں:"بأن یحدثه من لا یفھمه، أو من یرید منه غرضا دنیویا، أو من لا یتعلمه لله"ترجمہ: ایسے کو علم کی باتیں بیان کرنا جو سمجھ نہ سکتا ہو یا جس کا حصولِ علم سے کسی دنیاوی غرض کا ارادہ ہو یا وہ رضائے الٰہی کے لئے علم نہ سیکھے۔(مرقاۃ المفاتیح، ج 1، ص 301، دار الفکر، بیروت)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:"یہاں علم سے مراد دقیق و باریک مسائل اور گہرے علمی نکات ہیں جنہیں عوام نہ سمجھ سکیں، یعنی وہ عالم جو عوام کے سامنے غیر ضروری اور باریک پیچیدہ مسائل یا قابل شرح آیات و احادیث پیش کرے وہ ایسا ہی بے وقوف ہے جیسے موتیوں کا ہار سوروں کو پہنانے والا کہ جہلاء ایسی چیزیں سن کر انکار کر بیٹھتے ہیں۔ اسی لیے سیدنا علی مرتضی (رضی اللہ تعالی عنہ) فرماتے ہیں کہ لوگوں سے ان کی عقل کے لائق کلام کرو ورنہ وہ اللہ اور رسول (عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم) کو جھٹلا دیں گے اور اس کا وبال تم پر ہو گا۔"(مرآۃ المناجیح، جلد 1، صفحہ 202، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم